بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام نسائی اور سنن نسائی ایک تعارف

امام نسائی رحمہ اللہ:

آپ رحمہ اللہ کا نام احمد، والد کا نام شعیب، کنیت ابو عبد الرحمان اور نسبت نسائی اور خراسانی ہے۔ مکمل نام یہ ہے امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی الخراسانی رحمہ اللہ۔

آپ رحمہ اللہ خراسان کے شہر نَساء میں 214ھ کو پیدا ہوئے، اسی شہر کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو نسائی کہا جاتا ہے۔

حصولِ تعلیم:

آپ رحمہ اللہ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی اس کے بعد مصر، حجاز، عراق اور شام وغیرہ جیسے ممالک کی طرف سفر کیا اور اس وقت کے اہل علم سے استفادہ کیا۔ آپ کے اساتذہ میں امام قتیبہ بن سعید، امام اسحاق بن راھویہ، امام محمد بن بشار رحمہم اللہ مشہور ہیں۔

مقام ومرتبہ:

امام نسائی رحمہ اللہ اھل السنت والجماعت کے عظیم محدّث اور فقیہہ تھے۔ آپ کا تعلق نساء (موجودہ ایران) سے تھا، اور آپ کو حدیث اور فقہ میں غیر معمولی مہارت حاصل تھی۔

امام نسائی رحمہ اللہ کا علم نہ صرف حدیث میں گہرا تھا بلکہ آپ کا ورع اور تقویٰ بھی بے مثال تھا۔ آپ نے اپنی پوری زندگی میں حدیث کی روایت، درایت اور اس کی تصنیف پر بہت زیادہ توجہ دی۔ آپ نے اپنی علمی زندگی کا بیشتر حصہ فقہ، حدیث اور اس کی اصطلاحات پر کام کرتے ہوئے گزارا اور اس دوران آپ نے ایک عظیم علمی مقام حاصل کیا۔ اہل علم آپ کو امام من ائمۃ المسلمین اور امام فی الحدیث جیسے القاب سے یاد کرتے تھے

آپ کی جلالت شان اس بات سے واضح ہے کہ آپ کا علمی دائرہ بہت وسیع تھا۔ آپ نے ان اساتذہ سے علم حاصل کیا جنہوں نے حدیث کی دنیا میں اہم مقام حاصل کیا تھا اور آپ کے شاگرد بھی بہت جلیل القدر شخصیات میں شامل ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ کا کمال یہ تھا کہ آپ نے احادیث کے سچے اور صحیح ہونے کی ضمانت دینے کے لئے انہیں بہت احتیاط سے منتخب کیا اور آپ کی تصانیف ہمیشہ ضیاء و روشنی کی طرح روشن ہوئیں۔

فقہی مذہب:

آپ رحمہ اللہ اتنے بڑے عالم ہونے کے باوجود فقہی مسائل میں ائمہ مجتہدین پر اعتماد کیا کرتے تھے۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ کی ے تحقیق کے مطابق آپ رحمہ اللہ شافعی تھے جبکہ امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق آپ رحمہ اللہ حنبلی تھے۔

تحدیثِ نعمت:

امام نسائی رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری اور باطنی خوبیوں سے نوازا تھا آپ رحمہ اللہ حسن صورت، حسن سیرت اور دنیوی مال و متاع کے مالک تھے۔ آپ بہترین لباس پہنتے تھے اور روزانہ مرغ کھایا کرتے تھے، ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑتے تھے۔

وفات:

303ھ میں انتقال ہوا، ایک قول کے مطابق مکہ مکرمہ میں جبکہ دوسرے قول کے مطابق فلسطین میں مدفون ہوئے۔

تنبیہ:

ایک اشکال یہ کیا جاتا ہے کہ امام نسائی رحمہ اللہ نے دمشق کی جامع مسجد میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کرنے سے انکار کیا اور اس پر خاموشی اختیار کی۔ اس وجہ سے معترضین نے ان پر تشیع کا الزام لگایا اور انہیں شدید تشدد کا نشانہ بنایا۔ بعد ازاں، امام نسائی اس تشدد کی وجہ سے سخت مجروح ہو گئے اور مکہ مکرمہ منتقل ہونے کے دوران ان کی وفات ہو گئی۔ بعض افراد اس واقعے کی بنیاد پر امام نسائی کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مخالف اور اہل تشیع میں سے سمجھتے ہیں۔

جواب:

امام نسائی رحمہ اللہ کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مخالف سمجھنا یا ان پر تشیع کی طرف میلان کا الزام لگانا غلط ہے۔ اگر اس روایت کو درست مان لیا جائے تو امام نسائی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل پر خاموشی اختیار **اس لیے** کی تاکہ اس وقت کے لوگوں میں ناصبیت کے اثرات زائل ہوں۔ اس دور میں بعض افراد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں کمی کرتے تھے، اور امام نسائی کی خاموشی کا مقصد لوگوں کی اس غلط روش کو درست کرنا تھا۔ امام نسائی کی خاموشی ایک حکمت تھی جس کا مقصد لوگوں کو غیر متوازن گفتگو سے باز رکھنا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے، وہ اس حکمت کو سمجھنے کی بجائے مخالفین کی جانب سے شدید تشدد کا نشانہ بنے، جس کے نتیجے میں ان کی وفات ہوئی۔

چنانچہ علامہ ابو الحجاج، جمال الدین یوسف بن عبد الرحمن بن یوسف المِزّی رحمہ اللہ (ت 742ھ) حافظ ابن عساکر دمشقی رحمہ اللہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

وهذه الحكاية لا تدل على سوء اعتقاد أبي عبد الرحمن في معاوية بن أبي سفيان وإنما تدل على الكف في ذكره بكل حال

تہذیب الکمال فی اسماء الرجال: ج1 ص340، 339

ترجمہ: یہ واقعہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ امام نسائی رحمہ اللہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بدعقیدگی کا شکار تھے ؛اس واقعہ سے اتنی بات سمجھ آتی ہے کہ امام نسائی رحمہ اللہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں توقف کے قائل تھے۔

وگرنہ امام نسائی رحمہ اللہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت، ان کے مقام و مرتبہ کے قائل اور ان پر تنقید کو ناجائز سمجھتے تھے۔ چنانچہ علامہ ابو الحجاج، جمال الدین یوسف بن عبد الرحمن بن یوسف المِزّی رحمہ اللہ (ت 742ھ) حضرت امام نسائی رحمہ اللہ کا قول نقل فرماتے ہیں:

سُئِلَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُ عَنْ مُعْاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّمَا الْإِسْلَامُ كَدَارٍ لَهَا بَابٌ، فَبَابُ الْإِسْلَامِ الصَّحَابَةُ، فَمَنْ آذَى الصَّحَابَةَ إِنَّمَا أَرَادَ الْإِسَلَامَ، كَمَنْ نَقَرَ الْبَابَ إِنَّمَا يُرِيْدُ دُخُوْلَ الدَّارِ، قَالَ: فَمَنْ أَرَادَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّمَا أَرَادَ الصَّحَابَةَ.

تہذیب الکمال فی اسماء الرجال: ج1 ص340،339

ترجمہ: امام نسائی رحمہ اللہ سے حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: کہ اسلام کی مثال اس گھر کی طرح ہے جس کا دروازہ ہو، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اسلام کا دروازہ ہیں۔ جو کوئی صحابہ کو تکلیف پہنچاتا ہے اس کا ارادہ اسلام کو ہدف بنانے کا ہے۔ جیسے کوئی شخص گھر کا دراوازہ کھٹکھٹاتا ہے تو وہ گھر میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اسی طرح جو شخص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرتا ہے وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اعتراض کا ارادہ رکھتا ہے۔

سنن نسائی تعارف، اہمیت اور خصوصیات

کتاب کا اصل نام:

امام نسائی رحمہ اللہ نے "السنن الکبریٰ" نامی ایک کتاب تصنیف فرمائی، پھر شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ کے بقول خود امام نسائی رحمہ اللہ نے؛ جبکہ مولنا عبد الرشید نعمانی رحمہ اللہ کے بقول امام نسائی کے شاگرد حافظ ابو بکر ابن السنی نے السنن الکبریٰ میں سے صحیح احادیث منتخب کر کے ایک مختصر کتاب "المجتبیٰ" نامی تصنیف فرمایا اس مختصر کو "السنن الصغریٰ" بھی کہتے ہیں اور اسی کو "سنن نسائی" بھی کہا جاتا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ کی سب سے اہم حدیث کی کتاب ہے۔ یہ کتاب، خاص طور پر فقہ اور حدیث کی اصطلاحات میں اہمیت رکھتی ہے، اور اس میں مختلف فقہی ابواب میں احادیث کو مرتب کیا گیا ہے۔

کتاب کی اہمیت:

سنن النسائی کو حدیث کی کتابوں میں بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے کیونکہ یہ کتاب بہت ہی منتخب اور صاف احادیث پر مبنی ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں بہت سی ایسی احادیث کو جمع کیا جو نہ صرف مستند ہیں بلکہ دین کی اہم مسائل کو بھی وضاحت کے ساتھ بیان کرتی ہیں۔ اس کتاب میں موجود احادیث کے سند کا معیار اور ان کا جواز بہت مضبوط ہے، جس کی بدولت یہ کتاب اہلِ علم کے لئے ایک قیمتی ماخذ ہے۔

کتاب کی خصوصیات:

1: انتہائی احتیاط: امام نسائی رحمہ اللہ نے اس کتاب کی تصنیف میں بے حد احتیاط سے کام لیا، تاکہ صرف صحیح اور قابلِ اعتماد احادیث کو شامل کیا جائے۔

2: جامعیت: یہ کتاب مختلف فقہی ابواب میں ترتیب دی گئی ہے، جس سے احادیث کا انتخاب اور ترتیب دونوں جامع اور مفصل ہیں۔

3: سند کی پختگی: امام نسائی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں شامل احادیث کی سند پر گہری نظر رکھی، اور اس کے لیے آپ نے وہ احادیث منتخب کیں جن کی سند سب سے مضبوط اور مستند تھی۔

4: فقہی ابواب کی ترتیب: کتاب میں فقہ کے مختلف ابواب کی ترتیب دی گئی ہے، جس سے حدیث کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

5: مختصر مگر جامع: سنن النسائی ایک مختصر مگر جامع کتاب ہے، جو بہت سی مسائل پر روشنی ڈالتی ہے، لیکن اس میں ہر باب کو بہت سلیقے سے بیان کیا گیا ہے۔

6: تکرار: حدیث مبارک سے مختلف مسائل کا استنباط کرنے کے لیے ایک حدیث مبارک کو متعدد جگہوں پر لاتے ہیں۔

7: توضیح: حدیث کی سند میں موجود راویوں کے ملتے جلتے ناموں، حدیث مبارک میں موجود مشکل الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں۔

8: حدیث ضعیف سے استدلال: اگر کسی مسئلہ کے حل کے لیے صحیح حدیث نہ ملے تو وہاں ضعیف حدیث بیان کر کے وجہ ضعف بھی بتا دیتے ہیں۔

کتاب میں موجود احادیث:

سنن النسائی میں کل تقریباً 5,700 احادیث ہیں، جو کہ مختلف فقہی موضوعات پر مشتمل ہیں اور اس کا مقصد دینی و **فقہی** مسائل کی وضاحت کرنا ہے۔

حواشی وشروحات:

ہر دور میں اہل علم نے اپنے ذوق کے مطابق اس کتاب کے حواشی وشروحات تحریر کی ہیں۔

1: امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے "زہر الربیٰ علی المجتبیٰ" نام سے حاشیہ و تعلیق لکھی۔

2: حاشیۃ السندی علی النسائی: حضرت علامہ محمد بن عبد الہادی سندھی رحمہ اللہ کا ایک بہترین حاشیہ ہے۔

3: سنن نسائی شریف مترجم؛ مولانا خورشید حسن قاسمی نے اردو ترجمہ کیا ہے جسے مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور پاکستان نے شائع کیا ہے۔

4: شرح النسائی اردو: مولانا خلیل الرحمٰن نے اردو زبان میں نسائی شریف کی احادیث کی تشریح کی ہے۔

خلاصہ:

امام نسائی رحمہ اللہ کی شخصیت اور ان کی کتاب "سنن النسائی" کی اہمیت بے شمار ہے۔ امام نسائی ایک جلیل القدر محدّث اور فقیہہ تھے جنہوں نے اپنے علم اور عمل سے دین اسلام کی خدمت کی۔ سنن النسائی ایک مستند کتاب ہے جس میں صحیح احادیث کو منتخب کیا گیا ہے اور اس کی ترتیب میں فقہی ابواب کی جامعیت ہے۔ امام نسائی کی زندگی اور کتابوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ حدیث کے بہترین عالم تھے، آپ بے پناہ صلاحیت و قابلیت کے مالک تھے، آپ کی تصانیف کو بلند مقام عطا ملا، اور آپ رحمہ اللہ کی طرف تشیع کی نسبت بے بنیاد ہے۔